ہدیۂ تہنیت

پروفیسر ملاحت کلیم شیروانی

سابق صدر شعبہ لائبریری و انفارمیشن سائنس، جامعہ کراچی، کراچی۔

پنجاب خصوصاً لاہور ہمیشہ علمی و ادبی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔ صحافت ہو یا طباعت، شاعری ہو یا نثر نگاری، علمی و ادبی انجمنیں ہوں یا تعلیمی ادارے، پاکستان کی تہذیب و ثقافت کا تاریخی سلسلہ جب غیر منقسم برصغیر کی تاریخ سے ملتا ہے تو لاہور بہت نمایاں مقام پر نظر آتا ہے۔ بات جب علمی و ثقافتی ورثے کی ہو تو کتب خانوں کے ذکر کے بغیر پوری نہیں ہوتی، کیونکہ یہی وہ مراکز ہیں جو تہذیب انسانی کے ارتقا کے ساتھ ساتھ گزرتے وقت کے تاریخی شواہد کو دستاویزات و علمی ریکارڈ کی صورت میں محفوظ کر کے آنیوالے وقت کے لیے راہیں متعین کرتے رہے۔

لاہور کی تاریخ کا یہ باب بھی بہت روشن ہے۔ پنجاب پبلک لائبریری پاکستان کے وجود میں آنے سے بھی نصف صدی قبل 1984ء میں قائم ہوئی، دیال سنگھ پبلک لائبریری اور اوروِنگ میموریل لائبریری بھی اسی زمانے میں قائم ہوئیں۔ جامعہ پنجاب 1982ء میں قائم کی گئی اور اس کا کتب خانہ آج بھی پاکستان کے بڑے کتب خانوں میں شامل ہے۔ گو کہ اس وقت لائبریری سائنس کی پیشہ ورانہ تعلیم کا ابتدائی دور تھا اور امریکا میں بھی بہت محدود پیمانے پر یہ سلسلہ شروع ہوا تھا لیکن لاہور کے علمی و ادبی ماحول اور کتب خانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھتے ہوئے میلول ڈیوی کے شاگرد آسا ڈان ڈکنسن کو لاہور بلا کر پیشہ ورانہ تربیت فراہم کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ یہ ایشیا میں لائبریری سائنس کا آغاز تھا، گو کہ یہ ابتدائی سطح کی پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت تھی اور اس کا سلسلہ بھی بار بار منقطع ہوتا رہا لیکن قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں بھی جامعہ پنجاب کے لائبریری کورس کے فارغ التحصیل افراد تھے جنھوں نے کتب خانوں کو تکنیکی خدمات فراہم کیں۔ جامعہ کراچی میں اعلیٰ سطح پر لائبریری سائنس کی پیشہ ورانہ تعلیم کے لئے پہلا شعبہ 1956ء میں قائم ہوا، 1959ء میں جامعہ پنجاب لاہور میں آج پاکستان میں جدید خطوط پر اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کی زیرِ نگرانی روایتی لائبریری سائنس کی تعلیم کے ساتھ ساتھ "انفارمیشن ٹیکنالوجی" کی جدید ترین تربیت بھی فراہم کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کہ فارغ التحصیل طلبہ و طالبات نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ممالک میں بھی گرانقدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ایشیا میں لائبریری سائنس کی تعلیم و تربیت کے سو سال مکمل ہونے پر جامعہ پنجاب کے شعبے کے اساتذہ و طلبہ کامیاب تقریبات کے انعقاد پر یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔ بین الاقوامی کانفرنس ان افراد کو خراج عقیدت ہے جنھوں نے اس وقت اس علم کو اپنا پیشہ بنایا جب ایشیا میں اس کی شناخت بھی نہیں تھی۔

شناخت کے حوالے سے جامعہ پنجاب کے شعبے کے نام سے لفظ "لائبریری" کو ترک کر دینے سے ایک خلش سی محسوس ہوتی ہے۔ یہ شعبہ اپنے قابل اساتذہ اور پاکستان کے سب سے بڑے صوبے میں واقع ہزاروں کتب خانوں میں موجود فارغ التحصیل طلباء کی خدمات کی وجہ سے ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ یہ اساتذہ اور لائبریرین 'لائبریری سائنس' کی ہی سند رکھتے ہیں۔ دوسرے باوجود "انفارمیشن ٹیکنالوجی" کے اس برقیاتی ماحول کے پاکستان میں آج بھی کتب خانے زیادہ تعداد میں اپنی روایتی شکل و صورت اور تنظیمی قواعد پر قائم ہیں۔ ایسے میں بہتر ہوتا کہ "انفارمیشن مینجمنٹ" کو اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ لفظ "لائبریری" کو بھی شامل رکھا جاتا کیونکہ ابھی طویل عرصے تک ہم "کتابوں کی دنیا" میں رہتے ہوئے انفارمیشن کی مختلف شکلوں کو جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے بہتر کرتے رہیں گے۔

میں ایک بار پھر تہہ دل سے انتہائی فعال اور قائدانہ صلاحیتوں کی حامل صدر شعبہ اور ان کی ٹیم کے ارکان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ پروفیسر ڈاکٹر کنول امین کی تحقیقی سرگرمیاں نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح پر ان کا اعتراف کیا جاتا ہے اور پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں "ترقی یافتہ" لائبریری و انفارمیشن سائنس / مینجمنٹ کی پیشہ ورانہ تعلیم کی پہچان ہے۔